بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۱۸ محرم ۱۳۹۱ھ / ۱۶ امان ۱۳۵۰ ہش / ۱۶ مارچ ۱۹۷۱ء | نمبر ۶۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

"پرسوں کمر کے نچلے حصّہ میں درد کے علاوہ ہلکے چکر آتے رہے کل طبیعت نسبتاً بہتر رہی"

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۱۳ امان۔ آج حضور ایدہ اللہ کو بعد دوپہر کمر کے نچلے حصّہ میں کچھ درد کی تکلیف ہو گئی اور ہلکے چکر بھی آتے رہے۔

ربوہ ۱۴ امان۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور ایدہ اللہ کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ احباب جماعت درد و الحاح سے دُعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ کل سر میں درد رہا اور طبیعت گری گری رہی آج صبح ضعف کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین۔

سرگودہا ۱۵ امان (بذریعہ فون) محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب موتیا بند کے آپریشن کے بعد کل ۱۴ امان کو ہسپتال سے اپنے گھر واپس تشریف لے آئے ہیں آپریشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے اور آنکھ کا زخم ٹھیک ہو گیا ہے لیکن آنکھ اصل حالت پر رفتہ رفتہ آئے گی۔ احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم مرزا صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آنکھ کی بینائی پورے طور پر بحال ہو جائے آمین۔

لطف المنان صاحب ابن محترم مولوی رحمت علی صاحب مرحوم سابق مبلغ انڈونیشیا بعارضہ قلب و ہائی بلڈ پریشر بیمار ہیں اور عرصہ ایک ماہ سے گنگا رام ہسپتال میں بغرض علاج داخل ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اُن کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مبارکہ منان
۲۵ پانڈو سٹریٹ کرشن نگر
لاہور

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حقیقی ایمان باللہ کے لئے ضروری ہے عملی شہادتیں اسکے ساتھ ہوں

جب تک عملی شہادتیں نہ ہوں میں نہیں کہہ سکتا کہ ایک آدمی خدا کو مانتا ہے

"خدا تعالیٰ پر ایمان دو قسم کا ہے ایک وہ ایمان ہے جو صرف زبان تک محدود ہے اور اس کا اثر افعال اور اعمال پر کچھ نہیں۔ دوسری قسم ایمان باللہ کی یہ ہے کہ عملی شہادتیں اس کے ساتھ ہوں۔ پس جب تک یہ دوسری قسم کا ایمان پیدا نہ ہو میں نہیں کہہ سکتا کہ ایک آدمی کو خدا مانتا ہے۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ ایک شخص اللہ تعالیٰ کو مانتا بھی ہو اور پھر گناہ بھی کرتا ہو۔ دُنیا کا بہت بڑا حصّہ پہلی قسم کے ماننے والوں کا ہے میں جانتا ہوں کہ وہ لوگ اقرار کرتے ہیں کہ ہم خدا کو مانتے ہیں مگر یہ دیکھتا ہوں کہ اس اقرار کے ساتھ ہی وہ دُنیا کی نجاستوں میں مبتلا اور گناہ کی کدورتوں سے آلودہ ہیں۔ پھر وہ کیا بات ہے کہ وہ خاصہ جو ایمان باللہ کا ہے اس کو حاضر ناظر مان کر پیدا نہیں ہوتا؟ دیکھو۔ انسان ایک ادنیٰ درجہ کے چوہڑے چمار کو حاضر ناظر دیکھ کر اس کی چیز نہیں اٹھاتا۔ پھر اس خدا کی مخالفت اور اس کے احکام کی خلاف ورزی میں دلیری اور جرأت کیوں کرتا ہے جس کی بابت کہتا ہے مجھے اسکا اقرار ہے۔ میں اس بات کو مانتا ہوں کہ دُنیا کے اکثر لوگ ہیں جو اپنی زبان سے اقرار کرتے ہیں کہ ہم خدا کو مانتے ہیں کوئی پرمیشر کہتا ہے کوئی گاڈ کہتا ہے کوئی اور نام رکھتا ہے مگر جب عملی پہلو سے ان کے اس ایمان اور اقرار کا امتحان لیا جاوے اور دیکھا جاوے تو کہنا پڑے گا کہ وہ نرا دعویٰ ہے جس کے ساتھ عملی شہادت کوئی نہیں۔

انسان کی فطرت میں یہ امر واقعہ ہے کہ وہ جس چیز پر یقین لاتا ہے اس کے نقصان سے بچنے اور اسکے منافع کو لینا چاہتا ہے دیکھو سنکھیا ایک زہر ہے اور انسان جبکہ اس بات کا علم رکھتا ہے کہ اس کی ایک رتی بھی ہلاک کرنے کو کافی ہے تو کبھی وہ اسکو کھانے کیلئے دلیری نہیں کرتا اس لئے کہ وہ جانتا ہے اس کا کھانا ہلاک ہوتا ہے۔ پھر کیوں وہ خدا تعالیٰ کو مان کر ان نتائج کو پیدا نہیں کرتا جو ایمان باللہ کے ہیں۔ اگر سنکھیا کے برابر بھی اللہ تعالیٰ پر ایمان ہو تو اسکے جذبات اور جوشوں پر موت وارد ہو جاوے مگر نہیں یہ کہنا پڑے گا کہ نرا قول ہی قول ہے۔ ایمان کو یقین کا رنگ نہیں دیا گیا ہے۔ یہ اپنے نفس کو دھوکا دیتا ہے اور دھوکا کھاتا ہے۔ جو کہتا ہے کہ میں خدا کو مانتا ہوں۔

پس پہلا فرض انسان کا یہ ہے کہ وہ اپنے اس ایمان کو درست کرے جو وہ اللہ پر رکھتا ہے۔ یعنی اس کو اپنے اعمال سے ثابت کر دکھائے کہ کوئی فعل ایسا اس سے سرزد نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کی شان اور اس کے احکام کے خلاف ہو۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۱۲-۳۱۳)

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۶ امان ۱۳۰۵ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعا اور مسلمان

گذشتہ اداریہ میں جو آیات درج کی گئی ہیں اُن سے واضح ہے کہ ایک مسلمان کو ہر وقت دعا میں معروف رہنا چاہیئے۔ ہر کام کے شروع درمیان اور اختتام تک دعا کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء نے جماعت احمدیہ کی تربیت اس طرح کی ہے کہ وہ دن رات دعا کرتے ہیں اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ دنیا کے تمام کام چھوڑ کر صرف دعا ہی میں معروف ہوتے ہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کے کاموں کے دوران بھی وہ یاد الٰہی کو فراموش نہیں کرتے اور انسان چاہے تو ایسا کر سکتا ہے۔ اور ایسا کرنا فی الحقیقت ضروری ہے بھی جیسا کہ بزرگ لوگوں کا قول ہے کہ جو دم غافل سو دم کافر۔ یعنی ہر سانس کے ساتھ یاد الٰہی مربوط ہونی چاہیئے جو دم بھی یاد الٰہی سے غافل ہو جاتا ہے وہ مسلمان نہیں رہتا بلکہ اس دم میں کافر ہو جاتا ہے

اوپر درج کردہ آیات میں ہی واضح کیا گیا ہے کہ ایک مسلمان کو اپنی زندگی کا مقصد اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب وہ اپنا لمحہ لمحہ یاد الٰہی میں گزارے اور ہر وقت اس سے دعا کرتا رہے۔ اور یہ کہنا کہ

"اب وقت دُعا ہے"

اس سے خاص طور پر اور زیادہ انہماک سے دعا کرنا مقصود ہو سکتا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہونا چاہیئے کہ انسان دنیا کی تدابیر میں تمام طور پر اس طرح لگا رہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو پکارنے کی کوئی ضرورت محسوس نہ کرے مگر جب کوئی کڑا وقت آجائے تو صرف اس وقت کچھ دیر کے لئے دعا کر لی جائے اگرچہ کسی وقت بھی انسان خدا کی طرف رجوع کرے اللہ تعالیٰ ضرور سنتا ہے مگر یہ ایک مومن کی شان نہیں ہے کہ دن رات تو وہ غفلت میں گزار رہا ہو اور محض اس وقت بیدار ہو اور دعا کرے جب مصیبت آجائے یہ طریق تو ان لوگوں کا ہے جو در اصل اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتے اور نہ دعا کی تاثیر پر پورا ایمان رکھتے ہیں۔ جہاں قرآن کریم میں ان لوگوں کا ذکر آیا ہے جو مصیبت کے وقت تو دعا کرتے اور جب مصیبت ٹل جاتی ہے تو غافل ہو جاتے ہیں اور دنیا میں ایسے منہمک ہو جاتے ہیں کہ ان کو خدا تعالیٰ کی یاد قطعاً نہیں آتی

ہم دیکھ رہے ہیں کہ اب جبکہ ملک مصیبتوں میں گھر گیا ہے تو پھر کوئی پکار رہا ہے کہ "اب وقت دعا ہے" مگر گذشتہ انتخابات میں سیاسی تدابیر میں وہ ایسے معروف تھے کہ ان کو بھولے سے بھی خدا کا خیال نہیں آیا۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر لوگ اب بھی سچے دل سے دعاؤں میں لگ جائیں تو یقیناً ضرور ان کی دعائیں سنے گا۔ مگر یہ مسلمان کا وطیرہ نہیں ہے یہ تو دعا اور خدا کے ساتھ کھیلنا ہے اسی طرح جس طرح عام طور پر منکر خدا کا شیوہ ہے

پتھر اور پھول!

ایک دن طرفہ ماجرا گزرا
میں سرِ کوہسار بیٹھا تھا
ایک پتھر نے دوسرے سے کہا
"اے رفیقِ قدیم سُنتے ہو؟
آدمی سنگدل ہے پتھر سے"!

"پتھروں میں ہیں بعض ایسے بھی
جن سے پھوٹتے ہیں دلکشا چشمے
بعض شق ہو کے ٹوٹ جاتے ہیں
صاف شفاف سیمگوں پانی
سنگریزوں سے رسنے لگتا ہے
بعض وہ ہیں کہ خشیۃ اللہ سے
کانپ کر گھاٹیوں سے گرتے ہیں
اے رفیقِ قدیم سُنتے ہو؟
آدمی سنگدل ہے پتھر سے"

ایک غنچہ کہیں قریب ہی تھا
سُن کے پتھر کی گفتگو بولا
"ٹھیک کہتے ہیں آپ بھی لیکن
میں نے دیکھے ہیں ایسے انساں بھی
نُورِ ایماں عطا ہوا جن کو
جن کے دِل میں ہے دردِ ہستی کا
صبحدم جب صبا کی ٹھوکر سے
بوندِ شبنم کی کانپ اُٹھتی ہے
اُن کے سینے میں چوٹ لگتی ہے
برگِ گُل میں جو خار چُبھتا ہے
اُن کے دِل سے لہو ٹپکتا ہے
میں نے دیکھے ہیں ایسے انساں بھی"!

(سعید احمد اعجاز)

ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جن لوگوں نے اپنے اخبارات میں "اب وقت دعا ہے" کا عنوان دے کر اداریے یا نوٹ لکھے ہیں انہوں نے اداریوں اور نوٹوں میں دعا کے لئے ایک لفظ بھی نہیں کہا بلکہ ان عقلی تدابیر پر بحث کی ہے اور ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالا ہے حالانکہ "اب وقت دعا ہے" کا تقاضا تھا کہ لوگ اس مصیبت کیلئے فی الفور غیر معمولی دعائیں کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کا تاریخی دن

انتہائی خوف وحزن کے بعد امن وسکینت کا نزول اور خلافت ثانیہ کا قیام

(شیخ خورشید احمد)

آج سے چھپن ۵۶ برس قبل ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ خلافت کے عہدۂ جلیلہ پر متمکن ہوئے تھے اور اس طرح جماعت میں انتشار اور خوف وحزن کی جو کیفیت طاری تھی اور جو فی الحقیقت جماعت کے لئے ایک زلزلۂ عظیمہ کا رنگ رکھتی تھی اسے اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اتحاد و اتفاق اور امن و سکینت میں بدل دیا۔

۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ نے وفات پائی۔ آپ کی آخری علالت اور وفات کے وقت جماعت کی جو حالت تھی حقیقت یہ ہے کہ آج ہم اس کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔ جماعت اپنی تعداد اور اپنے وسائل کے لحاظ سے نہایت کمزوری کی حالت میں تھی۔ مخالفین اسے تباہ کر دینے کی فکر میں تھے اور ادھر جماعت کی اندرونی حالت یہ تھی کہ وہ اصحاب جو جماعت کے اکابرین میں شمار ہوتے تھے اور جن کے ہاتھوں میں سلسلہ کے انتظامی امور کی باگ ڈور تھی وہ اپنے ذاتی مفاد کی خاطر خلافت کے نظام کو جس کے ذریعے تمام جماعت ایک ہاتھ پر جمع تھی ہمیشہ کے لئے ختم کر دینے پر تلے ہوئے تھے اور خلافت کو ختم کرنے کی خاطر جماعت کے عقائد تک میں تبدیلی کرنے کے لئے تیار تھے۔

ان حالات میں ۱۳ مارچ کی صبح طلوع ہوئی اور اس دن جو واقعات پیش آئے اور پھر اس سے اگلے دن ۱۴ مارچ کو جن حالات میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ بر سر آرائے خلافت ہوئے انہوں نے صاف بتا دیا کہ جماعت احمدیہ کو اور وابستگان خلافت کو اللہ تعالےٰ کی خاص اور غیر معمولی تائید و نصرت حاصل ہے۔ درحقیقت یہ نصرت الٰہی کا ہی کرشمہ تھا جس نے تمام سعید روحوں کی راہنمائی کی اور انہیں تمام نامساعد حالات کے باوجود پھر سے خلافت کے جھنڈے تلے جمع کر دیا۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

۱۳ مارچ اور ۱۴ مارچ کو جماعت کی جو حالت تھی اور جن حالات میں خلافت ثانیہ کا انتخاب عمل میں آیا اس کی کسی قدر کیفیت کا اندازہ ان بزرگان سلسلہ کے بیانات سے لگایا جا سکتا ہے جنہوں نے اپنی آنکھوں سے ان واقعات کو دیکھا۔

قیامت کا سماں

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"قادیان کی جماعت کو حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی وفات کی خبر اس وقت ملی جبکہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب مسجد اقصیٰ میں جمعہ کی نماز پڑھا کر مسجد سے باہر آ رہے تھے اس پر سب لوگ گھبرا کر فوراً نواب محمد علی خان صاحبؓ کی کوٹھی پہنچے جہاں حضرت خلیفۃ المسیح اوّل اپنی بیماری کے آخری ایام میں تبدیلی آب و ہوا کے لئے تشریف لے گئے تھے اور قادیان کی نئی آبادی کا کھلا میدان گویا میدان حشر بن گیا۔ بے شک حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کی جدائی کا غم بھی ہر مومن کے دل پر بہت بھاری تھا مگر اس دوسرے غم نے جو جماعت کے اندرونی اختلافات کی وجہ سے ہر مخلص احمدی کے دل کو کھائے جا رہا تھا۔ اس صدمہ کو سخت ہولناک بنا دیا تھا... جمعہ کے دن (۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء ناقل) سوا دو بجے کے قریب حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کی وفات ہوئی اور دوسرے دن نماز عصر کے بعد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ منتخب ہوئے گویا یہ قریباً چھبیس گھنٹہ کا وقفہ تھا جو قادیان کی جماعت پر قیامت کی طرح گذرا.... جن لوگوں کے دلوں میں ان ایام کی یاد قائم ہے وہ اسے کبھی بھلا نہیں سکتے میں پھر کہتا ہوں کہ وہ دن جماعت کے لئے قیامت کا دن تھا اور میرے اس بیان میں قطعاً کوئی مبالغہ نہیں..... آخر خدا خدا کر کے عصر کا وقت آیا اور خدا کے ذکر سے تسلی پانے کے لئے سب لوگ مسجد نور میں جمع ہو گئے نماز کے بعد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ایک مختصر مگر نہایت درد انگیز اور مؤثر تقریر فرمائی اور ہر قسم کے اختلافی مسئلہ کا ذکر کئے بغیر جماعت کو نصیحت فرمائی کہ یہ ایک نہایت نازک وقت ہے اور جماعت کے لئے ایک بھاری ابتلاء کی گھڑی درپیش ہے پس سب لوگ گریہ زاری کے ساتھ خدا سے دعائیں کریں کہ وہ اس اندھیرے کے وقت جماعت کیلئے روشنی پیدا کر دے..... اس تقریر کے دوران لوگ بہت روئے اور مسجد کے چاروں کونوں سے گریہ وبکا کی آوازیں بلند ہوئیں مگر تقریر کے ساتھ ہی لوگوں کے دلوں میں ایک گونہ تسلی کی صورت بھی پیدا ہو گئی اور وہ آہستہ آہستہ منتشر ہو کر دعائیں کرتے ہوئے اپنی اپنی جگہوں کو چلے گئے۔"

(الفضل ۲۸ دسمبر ۱۹۳۹ء)

بیعت خلافت ثانیہ کا نظارہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مقرب صحابی حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی رضی اللہ عنہ ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو بیعت خلافت ثانیہ کا نظارہ بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"نماز صبح ہوئی دن چڑھا مقامی لوگ اکثر حضرت محمود ایدہ اللہ کی ہدایت کے مطابق روزہ دار تھے دس بجے کی انتظار تھی کہ اتنے میں مولانا سید محمد احسن صاحب امروہی کی طرف سے اطلاع آئی کہ میں آ رہا ہوں (آپ جماعت کے پرانے بزرگوں اور علماء میں سے تھے ناقل) انتظار کیا جائے۔ مولوی محمد علی صاحب کو بھی اطلاع دی گئی اور دس بجے کی بجائے ظہر کا وقت (باہمی سمجھوتہ کی آخری کوشش کے لئے) مقرر کیا گیا مولانا فاضل امروہی وقت مقررہ پر آن پہنچے۔ مولوی محمد علی صاحب کو اطلاع دی گئی اور وہ بھی اپنے ساتھیوں سمیت تشریف لے آئے اور امر خلافت کے متعلق صدر انجمن احمدیہ کی ایک غیر رسمی شوریٰ قائم ہوئی جس میں زیادہ تر حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب اور مولانا محمد علی صاحب کے درمیان ردّ و کد اور تبادلۂ خیالات ہوتا رہا اوّل الذکر خلافت کی ضرورت اور فوری قیام پر زور دیتے اور شرعی دلائل پیش کرتے رہے تو مولوی محمد علی صاحب اس کے خلاف اپنے تازہ ٹریکٹ کے دلائل دہراتے رہے۔ ممبران موجودہ کی کثرت گو خلافت کی تائید میں تھی۔ مگر فیصلہ کوئی نہ ہو سکا۔ وقت تنگ ہو رہا تھا مجلس نماز عصر کے لئے برخاست ہوئی اور حضرت مولانا فاضل امروہی نے یہ اعلان کیا کہ ہم لوگ اب نماز کے بعد انتخاب خلافت کریں گے۔ جو دوست خلافت کے قائل نہیں بہتر ہے کہ وہ اس مجلس میں شریک نہ ہوں اس کے بعد یہ ساری مجلس مسجد نور میں پہنچی جہاں ڈیڑھ دو ہزار کا مجمع مرکزی اور مختلف بیرونی جماعتوں کا انتظار و اضطراب میں جمع تھا۔ سیدنا نورالدین رضی اللہ عنہ کی وہ وصیت جو آپ نے ۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو خود لیٹے لیٹے لکھی تھی.... حضرت نواب محمد علی

خانصاحب رضؓ رئیس مالیر کوٹلہ نے مجمع عام میں کھولی اور کھڑے ہوکر سنائی اور دوستوں کو اس وصیت کی تعمیل میں انتخاب خلافت کے لئے تحریک فرمائی۔ اس پر چاروں طرف سے میاں صاحب میاں صاحب۔ حضرت میاں صاحب کی آوازیں بلند ہوئیں۔ حضرت نواب صاحب قبلہ کے بیان کے معاً بعد مولانا سید محمد احسن صاحب امروہی نے کھڑے ہوکر تقریر شروع کردی جس کے آخر میں اپنی طرف سے کہا کہ

"میں تو صاحبزادہ
صاحب کے ہاتھ پر
بیعت کرتا ہوں۔"

مولوی صاحب موصوف کی تقریر کے دوران بھی چاروں طرف سے بیعت بیعت اور حضرت میاں صاحب میاں صاحب کی صدائیں اٹھتی رہیں۔ سیدنا محمود ایدہ اللہ الودود گردن ڈالے سر جھکائے خاموش بیٹھے مصروف دعا تھے۔ لوگوں کے اصرار اور مقررین کی تقریروں کے باوجود آپ نے بیعت کے لئے ہاتھ نہ بڑھایا اور نہ ہی کسی نے آگے بڑھ کر حضرت کے ہاتھ میں ہاتھ دیا۔ اگرچہ ولولہ اور جوش بے انداز و بے انتہا تھا مگر لوگ اپنے جذبات پر قابو پائے اور سنبھلے رہے۔۔۔۔ مولٰینا سید محمد احسن صاحب کی تقریر کے فوراً ہی بعد ایک طرف جناب مولوی محمد علی صاحب اور دوسرے طرف سید میر عابد علی شاہ صاحب کھڑے ہو گئے۔ دونوں کچھ کہنا چاہتے تھے مگر سید صاحب چاہتے تھے کہ پہلے وہ اپنا عندیہ بیان کریں اور مولوی صاحب اپنے خیالات پہلے سنانا چاہتے تھے۔۔۔۔ اس طرح ایک مجادلہ کی صورت بن گئی۔ لوگ گھبرا چکے تھے صبر و برداشت کی تاب ان میں باقی نہ تھی۔ جھگڑے و مجادلے سننے کے لئے وہ جمع نہ ہوئے تھے دلوں کی بے چینی اور اضطراب کو بھانپ کر حاضرین کی آواز کی ترجمانی کرتے ہوئے اور خلق خدا کی گویا زبان بن کر حضرت عرفانی کبیر (حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ ایڈیٹر الحکم) نے جرأت کی اور پکار کر عرض کیا۔

"ان جھگڑوں میں یہ قیمتی وقت
ضائع نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمارے
آقا حضور ہماری بیعت قبول
فرمائیں۔"

لوگ بھرے بیٹھے تھے بے اختیار لبیک لبیک کہتے ہوئے بڑھے اور ایک دوسرے پر گرنے لگے۔ قریب والوں کو ہاتھ میں ہاتھ دینے کا شرف ملا۔ دور والوں نے پگڑیاں ڈال دیں اور آن کی آن میں واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً کا منظر سامنے آگیا۔۔۔۔۔۔

عزیزم مکرم مولوی عبیداللہ شہید کا ہاتھ سب سے پہلے دست خلافت پر پہنچا۔ تو دوسرا اس عزت و شرف سے مشرف ہونے والا ہاتھ حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحبؓ کا تھا۔ جن کے بعد ایک دوسرے پر اور دوسرا تیسرے پر یوں پڑے جیسے موسلا دھار بارش کے قطرات۔۔۔ حضرت مولوی (سید محمد سرور شاہ) صاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ۔۔۔۔ حضور نے مجھے دیکھ کر فرمایا۔ مولوی صاحب مجھے تو الفاظ بیعت بھی یاد نہیں۔۔۔۔ آپ الفاظ بولتے جائیں چنانچہ میں الفاظ بولتا گیا اور حضرت دہراتے گئے اور اس طرح حضور نے بیعت لی اور ایک لمبی دعا کے بعد مختصر سی تقریر فرمائی اور اس طرح بکھری ہوئی اور پریشان جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے دوبارہ متحد ہوکر سلک وحدت میں پروئی گئی۔ قلوب پر سکینت اور رحمت الٰہی کا نزول ہوا۔"

(الحکم خلافت جوبلی نمبر)

حضرت خلیفۃ ثانی رضی اللہ عنہ کے پاک نمونے متعلق حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی اہم شہادت

حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ کی علالت کے دوران میں اور حضور کی وفات پر منکرین خلافت نے خلافت کو ختم کرنے کے لئے جو جو کوششیں کیں ان کا مقابلہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے صرف دعا اور خشیت اللہ سے کیا تھا۔ اس سلسلے میں حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک اہم اور ضروری شہادت درج ذیل کی جاتی ہے۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۳ اور ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مخالفین کی خفیہ کارروائیوں کو خوب اچھی طرح جانتے ہوئے اور اس خطرے کو اچھی طرح محسوس کرتے ہوئے کہ منکرین اس وقت خلافت کو جڑ سے اکھیڑنا چاہتے ہیں صرف دعا اور خشیت اللہ سے ان کا مقابلہ کیا۔

میں حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان کا ایک فرد ہونے کی حیثیت سے اس بات کا گواہ ہوں کہ اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایت اور اثر کے ماتحت ہمارے تمام خاندان نے خلافت کو اللہ تعالیٰ کی امانت جانتے ہوئے اس کے قیام کیلئے صرف خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کیلئے کوشش کی اور حضور کے دل میں کسی وقت میں اور کسی رنگ میں بھی خود غرضی اور ذاتی مفاد کا خیال پیدا نہیں ہوا واللہ علیٰ ما نقول شہید۔۔۔۔۔۔۔۔

ہم جمعہ کی نماز کے بعد واپس آرہے تھے اور میں اس وقت اس گلی میں سے گذر رہا تھا جو دفتر ڈاک سے تحریک جدید کے دفتر کے پاس سے ہوتی ہوئی چوک میں آتی ہے اس وقت میں نے ایک شخص سے سنا کہ حضرت خلیفۃ المسیح فوت ہو گئے ہیں۔ اس فقرہ کو سن کر میرا پہلا جذبہ ایک گھبراہٹ کا جذبہ تھا۔ اور میں چند قدم باہر آنے کے لئے دوڑا مگر اچانک میں رک گیا اور اسی گلی میں کھڑے ہوکر میں نے جو دعا کی وہ یہ تھی کہ

اے خدا خلیفۃ المسیح وفات
پاگئے ہیں۔ اب تو جماعت کو فتنہ
اور شقاق سے بچائیو!

اس دعا کے بعد میں آگے بڑھا۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنے فضل سے اس فتنہ سے بچالیا۔۔۔۔۔ میرا یہ واقعہ بیان کرنے سے صرف یہ مقصد ہے کہ ہماری طبائع نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے اقوال اور افعال سے جو اثر لیا وہ یہ تھا کہ ہمارے دلوں میں صرف ایک ہی تڑپ تھی کہ خدا تعالیٰ کا قائم کردہ سلسلہ اپنی صحیح تعلیم پر قائم رہے اور یہ جذبہ اپنے انتہائی کمال تک حضرت خلیفۃ المسیح ثانی میں اس وقت موجود تھا اور ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو خلافت کے لئے اسی لئے چنا ہو کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں اتحاد ملت کی جو تڑپ اس وقت آپ کے دل میں تھی وہ کسی اور فرد میں موجود نہ تھی۔"

(الحکم ۲۸ دسمبر ۱۹۳۹ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حقیقت افروز بیانات سے حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات اور خلافت ثانیہ کے قیام کے حالات کا کسی قدر اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منکرین خلافت کی ریشہ دوانیوں کے مقابلہ میں جو پاک نمونہ اختیار فرمایا اس کے سلسلہ میں حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی مندرجہ بالا شہادت ایک خاص مقام اور اہمیت رکھتی ہے اس شہادت سے صاف ظاہر ہے کہ خلافت ثانیہ کا قیام خالصتاً اللہ تعالیٰ کے اذن اور منشاء سے عمل میں آیا۔ اس میں ہرگز کسی انسانی کوشش کا دخل نہ تھا۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان بالکل صحیح اور درست ہے کہ:۔

"میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے کبھی کسی انسان سے خلافت کی تمنا نہیں کی اور یہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ سے بھی کبھی یہ خواہش نہیں کی کہ وہ مجھے خلیفہ بنا دے۔ یہ اس کا اپنا فعل ہے یہ میری درخواست نہ تھی۔ میری درخواست کے بغیر یہ کام میرے سپرد کیا اور یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے کہ اس نے اکثروں کی گردنیں میرے سامنے جھکا دیں۔"

(رسالہ کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے؟)

الغرض ۱۴ مارچ کا دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک خاص اہمیت رکھنے والا دن ہے۔ یہ دن احمدیت کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رہے گا اور اس امر کی شہادت دیتا رہے گا کہ حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ نے یہ بالکل صحیح اور درست فرمایا تھا کہ

"خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ
ہی کا کام ہے۔۔۔۔
میں جب مر جاؤں گا تو
پھر وہی کھڑا ہو گا جس
کو خدا چاہے گا اور خدا
اس کو آپ کھڑا کر دے
گا۔"

(بدر ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء)

برائے فوری توجہ لجنہ اماء اللہ

تمام اضلاع کی لجنات کو جماعت احمدیہ کی ۵۲ ویں مجلس مشاورت کا ایجنڈا بھجوایا جارہا ہے صدر لجنات اپنے ہاں اجلاسوں میں مشورہ کرکے جلد از جلد دفتر لجنہ مرکزیہ کو مطلع کریں تاکہ لجنہ مرکزیہ اپنے اجلاس میں آپ کے مشوروں کو مدنظر رکھ کر اپنی رائے پیش کر سکے۔

مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر "بہشتی مقبرہ" کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۳۲۹

میں طالع بی بی زوجہ چوہدری مولا بخش صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۳ سال بیعت ۱۹۳۷ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱/۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:-

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۳۲/۰۰ روپے

۲۔ نقد ۲۰۰/۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: طالع بی بی۔ دارالصدر جنوبی ربوہ

گواہ شد: منیر احمد عارف۔ واقف زندگی تحریک جدید ربوہ

گواہ شد: مولا بخش صاحب دارالصدر جنوبی۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۰۳۳۷

میں مائلہ بیگم زوجہ مولوی گلزار احمد صاحب قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹلی ضلع میرپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۱۲-۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر وصول شدہ = ۵۰۰/۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: مائلہ بیگم خلیل آباد جہانگیر کالونی کوٹلی ضلع میرپور آزاد کشمیر۔ گواہ شد: گلزار احمد معلم وقف جدید (خاوند موصیہ) آزاد کشمیر۔

گواہ شد: محمد حسین خادم معلم وقف جدید۔ آزاد کشمیر

مسل نمبر ۲۰۳۳۸

میں بشریٰ سلطانہ زوجہ عبدالحمید بھٹی صاحب قوم سندھو پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۲/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:-

حق مہر بذمہ خاوند = ۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ: بشریٰ سلطانہ معرفت عبدالحمید بھٹی الباکو ٹریڈنگ کارپوریشن۔ سول بلڈنگ پی او۔ ۱۱۴-۶۰ دی مال لاہور

گواہ شد: ڈاکٹر غلام محمد حق نوشہرہ ورکاں

گواہ شد: بشارت احمد۔ نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ

مسل نمبر ۲۰۳۳۹

میں مراد بی بی بیوہ فضل دین صاحب قوم مانگہ پیشہ خانہ داری عمر ۶۶ سال پیدائشی احمدی ساکن مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۱/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:-

حق مہر وصول شدہ: ۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالکہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ: مراد بی بی بیوہ فضل دین مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد: افضل خان۔ امیر جماعت احمدیہ مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد: محمد عبداللہ سیکرٹری تحریک جدید مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۰۳۴۰

میں امۃ الباسط بنت محمد اسحٰق صاحب قوم جٹ سنگھے پیشہ طالب علمی عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۹۵ - آر۔ بی جنڈانوالہ ضلع لائل پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ اس وقت ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

الامۃ: امۃ الباسط چک ۱۹۵ - آر۔ بی جنڈانوالہ ضلع لائل پور۔

گواہ شد: محمد اسحٰق والد موصیہ (چک ۱۹۵ آر۔ بی۔ جنڈانوالہ ضلع لائل پور

گواہ شد: چوہدری غلام مہدی۔ صدر جماعت احمدیہ جنڈانوالہ ۱۹۵ - آر۔ بی ضلع لائلپور

مسل نمبر ۲۰۳۴۱

میں صابرہ طارق زوجہ عبدالودود طارق صاحب قوم جنجوعہ راجپوت۔ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن مظفر آباد آزاد کشمیر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱۱/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰ روپے

۲۔ گھڑی مالیتی ۷۵ روپے

۳۔ نقد ۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: صابرہ طارق۔ مظفر آباد۔ آزاد کشمیر

گواہ شد: عبدالودود طارق (خاوند موصیہ) گورنمنٹ پائلٹ ہائی سکول مظفر آباد آزاد کشمیر۔

گواہ شد: محمد حسین والد موصیہ۔

مسل نمبر ۲۰۳۴۲ (اے)

میں حافظ الطاف الرحمٰن ولد سید محبوب علی شاہ قوم سید پیشہ دستکاری عمر ۲۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱۲/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد: حافظ الطاف الرحمٰن دارالصدر شرقی ربوہ

گواہ شد: عبدالرحمٰن شاکر پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

گواہ شد: محمد شجاعت علی ریٹائرڈ انسپکٹر بیت المال ربوہ

مسل نمبر ۲۰۳۴۲ (بی)

میں برکت بی بی زوجہ ماسٹر عبدالواحد صاحب قوم راجپوت نارو پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:-

۱۔ حق مہر وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں۔ ۵۰۰/۰۰

۲۔ زیور طلائی ایک تولہ مالیتی ۱۵۰/۰۰

۳۔ نقد ۱۵۰/۰۰

۴۔ ایک عدد سنگر مشین سلائی پرانی مالیتی ۱۲۰/۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: برکت بی بی دارالصدر شرقی ربوہ۔

گواہ شد: عبدالواحد خاوند موصیہ

گواہ شد: [illegible] عبدالحق رشی کرد واقف زندگی تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ۔ صوبہ پنجاب۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں یا وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۲۲۳

میں امۃ الباری بنت خواجہ عبدالحئی صاحب قوم کشمیری پیشہ طالب علمی عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۷/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ امۃ الباری بنت خواجہ عبدالحئی۔ ربوہ
گواہ شد: خواجہ عبدالمومن گولبازار۔ ربوہ
گواہ شد: محمد علی اصغر۔ کارکن دفتر صدر صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۳۲۲

میں محمدی بی بی زوجہ چوہدری منیر احمد صاحب قوم ڈھینس پیشہ خانہ داری۔ عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ضلع حیدرآباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۹-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر وصول شدہ ۳۰۰/ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: محمدی بی بی بشیر آباد اسٹیٹ براستہ ٹنڈوالہ یار۔ ضلع حیدرآباد سندھ
گواہ شد: چوہدری منیر احمد (خاوند موصیہ) بشیر آباد اسٹیٹ۔ ضلع حیدرآباد۔
گواہ شد:۔ احمد دین۔ بشیر آباد اسٹیٹ ضلع حیدرآباد سندھ۔

مسل نمبر ۲۰۳۲۳

میں خیراں بی بی زوجہ غلام محمد صاحب قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن لائل پور شہر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸-۱۱-۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰/ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ خیراں بی بی۔ مکان نمبر ۶۹۴ بلاک نمبر ۲۳ سمن آباد لائل پور۔
گواہ شد: عبدالرحمن سمن آباد لائل پور گواہ شد:۔ داؤد احمد اشرف معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور۔

مسل نمبر ۳۰۳۲۴

میں نور بیگم زوجہ مرزا رشید احمد صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔ ۵۰۰ روپیہ
۲۔ زیور طلائی مالیتی ۔ ۶۰ روپے
۳۔ زرعی زمین ۴ کنال مالیتی ۔ ۲۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: نور بیگم ۲-۳۹/۹-(۴) ہری کرشن سٹریٹ کوئٹہ۔
گواہ شد: مرزا رشید احمد خاوند موصیہ۔ کوئٹہ
گواہ شد: سید محمد یعقوب کوئٹہ۔

مسل نمبر ۲۰۳۲۶

میں مبارک بیگم زوجہ قریشی محمد منیر صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کوروال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں ۲۰۰/ روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ۲ تولے مالیتی ۴۰۰/ ہے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: مبارک بیگم، کوروال ضلع سیالکوٹ
گواہ شد: قاضی محمد منیر صدر جماعت احمدیہ کوروال
گواہ شد: سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

مسل نمبر ۲۰۳۲۷

میں نزہت عزیز بنت مرزا عزیز احمد صاحب قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۳۵/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ: نزہت عزیز دارالصدر ربوہ
گواہ شد: مرزا غلام احمد دارالصدر ربوہ
گواہ شد: مرزا عزیز احمد دارالصدر ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۳۲۸

میں شیخ خدا بخش ولد اللہ دتہ صاحب مرحوم قوم شیخ عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن کوٹ مومن ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

نقد رقم ۔ ۱۰۰۰ روپیہ۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۵/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد: خدا بخش۔ کوٹ مومن ضلع سرگودھا۔
گواہ شد: بشارت احمد۔ قائد خدام الاحمدیہ کوٹ مومن ضلع سرگودھا۔
گواہ شد: شیخ بشیر احمد سیکرٹری مال کوٹ مومن ضلع سرگودھا

کیا آپ نے وقف جدید کے مراکز معلمین کے قیام میں حصہ لیا

اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک درجن کے قریب ایسے دوست ہیں جنہوں نے وقف جدید کے ایک معلم کا خرچ برداشت کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے چشمہ جاریہ میں شرکت کا اہتمام کیا ہے ایک معلم کا خرچ اندازاً ۱۳۷ روپے ماہوار ہے آپ اس خرچ میں جس قدر بھی حصہ لے سکیں وہ آپ کے لئے بے اندازہ برکات کا موجب ہوگا۔ آپ کا کام صرف نیت کے مطابق قدم بڑھانا ہے ۔ اس کے ثمر میں پھل دینا رحمت خداوندی پر منحصر ہے۔

ناظم مال
وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تحریک خاص لجنہ اماء اللہ

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مد ظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

جلسہ سالانہ ۱۹۶۸ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اپنی بہنوں کے سامنے یہ تجویز پیش کی تھی کہ انشاء اللہ ۱۹۷۲ء میں لجنہ اماء اللہ کے قیام پر پچاس سال پورے ہو جائیں گے اس خوشی میں لجنہ اماء اللہ پانچ لاکھ روپے کا ایک فنڈ جمع کرے جس کے خرچ کی مندرجہ ذیل اغراض ہوں گی۔

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک لاکھ روپیہ پیش کیا جائے تا حضور لجنہ کی طرف سے کسی ایک زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع فرما دیں
۲۔ لجنہ اماء اللہ کے دفتر اور نصرت انڈسٹریل سکول کی عمارت کی توسیع۔
۳۔ فضل عمر جونیئر سکول کی تعمیر۔
۴۔ تاریخ لجنہ اماء اللہ کی تدوین و اشاعت۔

الحمد للہ تاریخ لجنہ کی جلد اول شائع ہو چکی ہے اور جلد دوم ترتیب دی جا رہی ہے اس سلسلہ میں بھی بہنوں کی مدد کی ضرورت ہے جلد دوم جو ۱۹۴۷ء بعد از ہجرت تا ۱۹۵۸ء تک کے حالات پر مشتمل ہوگی کے سلسلہ میں ہر لجنہ اماء اللہ کے ان گیارہ سالوں کے واقعات چاہئیں

چندہ تحریک خاص کے وعدے باوجود دو سال گزر جانے کے ابھی تک ۴،۰۹،۲۵۵ ہوئے ہیں اور کل وصولی اس وقت تک صرف ۱،۵۷،۸۱۵ ہوئی ہے۔ گویا کل مطالبہ کا صرف چوتھا حصہ۔ اگر چندہ کی یہی رفتار رہی تو ۱۹۷۲ء تک ہم اپنی مکمل سکیم پر عمل درآمد نہیں کر سکیں گے اس سلسلہ میں یہ بھی اعلان کیا گیا تھا کہ پانچ سو یا اس سے زائد چندہ دینے والی بہنوں کے نام لجنہ اماء اللہ کے ہال میں بغرض دعا کندہ کروائے جائیں گے۔ تمام لجنات اس چندہ کی طرف توجہ دیں ماہ رواں میں صرف ۳،۷۱۸ وصولی ہوئی ہے جو بہت کم ہے۔

خدام الاحمدیہ کے ہر ممبر کو قرآن کریم کا ترجمہ آنا چاہیئے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:۔

"ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآنی تعلیم کو سمجھیں اور اس کو اپنے دلوں اور جانوں میں پوری مضبوطی سے قائم کریں۔ میں نے کہا تھا کہ ہر احمدی نوجوان کا یہ فرض ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہو...... اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ قرآن کریم میں کیا لکھا ہے اور خدا ہم سے کن باتوں کا مطالبہ کرتا ہے ... ہماری جماعت میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہے کہ بچہ نہ نوجوان نہ بوڑھا جسے قرآن کریم کا ترجمہ نہ آتا ہو"

خدام الاحمدیہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کو ہمیشہ مد نظر رکھیں خود بھی قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر سیکھنے کی کوشش کرتے رہیں اور جماعت کے دوسرے افراد کو بھی قرآن کریم پڑھائیں۔ ناظرہ بھی پڑھائیں اور تفسیر بھی پڑھائیں۔ اور یہ کام اس طرح منظم طور پر کریں کہ حضور کا یہ منشاء پورا ہو جائے کہ جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہے جو قرآن کریم باترجمہ نہ جانتا ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت دے آمین۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم چوہدری رحمت علی صاحب ظفر ٹیچر محمد آباد اسٹیٹ سکول (صوبہ سندھ) کی ترقی کا معاملہ زیر غور ہے قارئین کرام سے موصوف کی کامیابی اور ہر طرح کی مشکلات کے دور ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد نواز مومن۔ کارکن الفضل ربوہ)

۲۔ میرے چھوٹے بھائی عزیزم چوہدری منیر احمد صاحب عابد لیکچرار سندھ یونیورسٹی تین سال کی مزید ٹریننگ کے لئے امریکہ جا رہے ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں اس کا حافظ و ناصر ہو اور عزیز کو اپنے مشن میں اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

(نذیر احمد ساجد سرگودھا)

حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کے پورا ہونے کی یاد میں جلسہ

جماعت احمدیہ راولپنڈی کی طرف سے حضرت مسیح موعودؑ کی پنڈت لیکھرام سے متعلق پیشگوئی کے پورا ہونے کی یاد میں ۶ مارچ ۱۹۷۱ء کو بعد نماز مغرب مسجد نور شاہراہ پہلوی میں ایک اجلاس منعقد ہوا۔ یہ اجلاس پونے دو گھنٹے تک جاری رہا۔ صدارت کے فرائض مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے ادا فرمائے۔ پیشگوئی کا پس منظر ڈاکٹر محمد شمیم احمد صاحب پی ایچ ڈی نے واضح فرمایا بعدہ لیکھرام کے قتل کا واقعہ بیان کرتے ہوئے چوہدری مبارک احمد صاحب ایم ایس سی نے بتایا کہ عین پیشگوئی کے مطابق جس میں وقت۔ دن۔ سبب موت۔ بصورت موت۔ معین طور پر بتائی گئی تھی ہیبت ناک طرز سے خدا تعالیٰ کا قہری نشان ظہور میں آیا

بعدہ ہندوؤں کے خطرناک منصوبے اور خانہ تلاشی کی تفصیل خاکسار عبد الحق نے بیان کی

آخری تقریر مربی سلسلہ مکرم مولوی دین محمد صاحب ایم اے (شاہد) کی تھی۔ آپ نے فذکرہم بایام اللہ کے ماتحت اس دن کی اہمیت بتاتے ہوئے فرمایا۔ یہ نشان پوری قوم کے لئے تھا۔ کیونکہ معین وقت اور دن محض حسب منشاء الٰہی تھا نہ کہ محض اتفاق۔

آخر میں صاحب صدر نے تقریر فرمائی اور احباب کو کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ کرنے کی تاکید فرمائی۔ دعا پر اجلاس ختم ہوا۔

عبدالحق مرزا
جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی

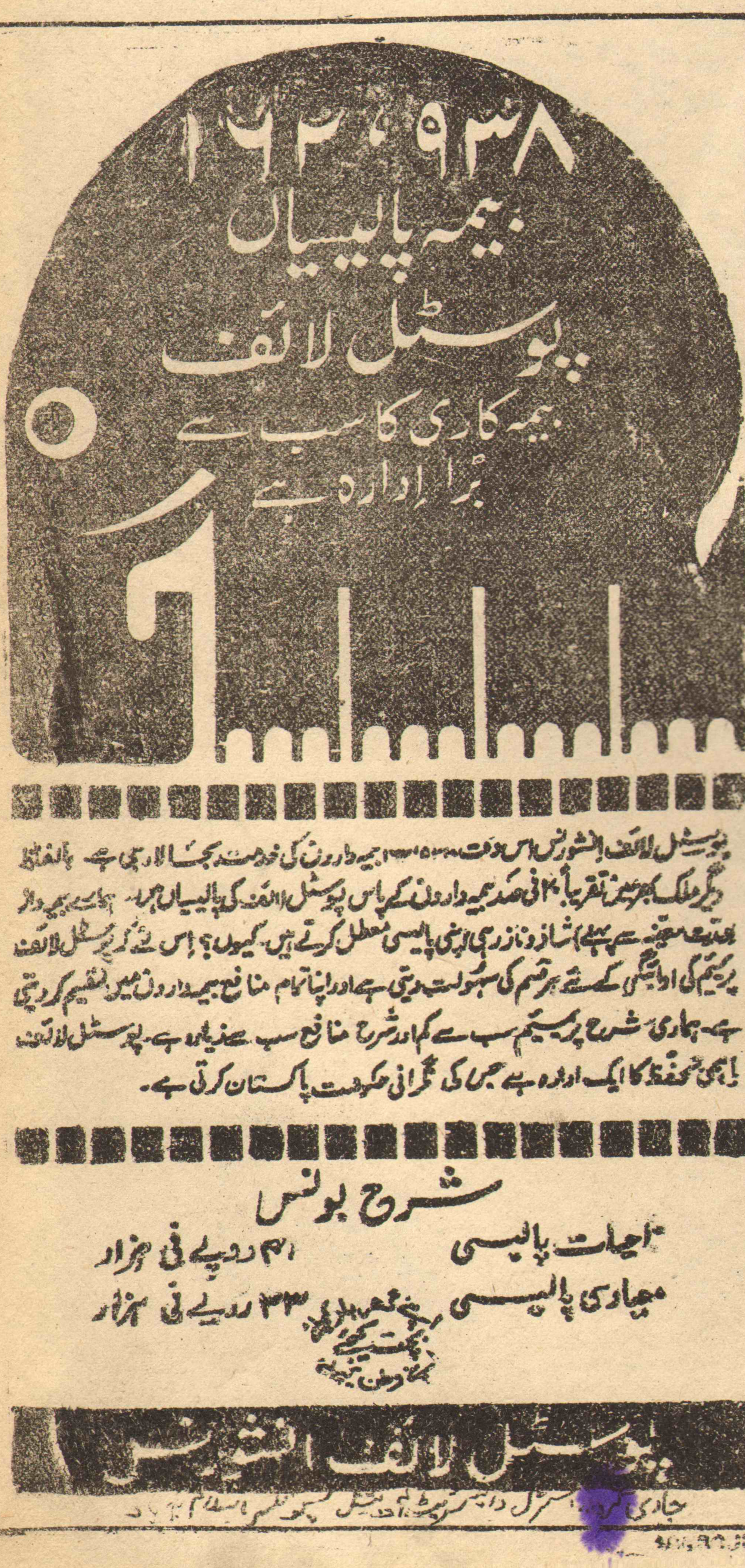

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نجات کا اصل باعث فضلِ الٰہی ہوتا ہے

فضلِ الٰہی کو جذب کرنے کا ذریعہ اطاعتِ الٰہی ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تَهْتَدُوا ۗ قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"عام طور پر لوگ یہ خیال کر لیتے ہیں کہ ہمارے باپ، دادا کے اعمال ہمارے کام آجائیں گے اگر وہ نیک اور پارسا تھے تو ہم بھی اُن کی اولاد ہونے کی وجہ سے انہی کے ساتھ جگہ پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اس خیال کی تردید فرمائی ہے اور بتایا ہے کہ اُن کے اعمال اُن کے ساتھ ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے ساتھ۔ تم سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ تمہارے باپ دادا کیسے اعمال کرتے تھے بلکہ یہ سوال ہوگا کہ تم کیا کرتے رہے اگر یہ سوال ہونا ہوتا کہ تمہارے باپ دادوں نے کیا کیا تھا تو شاید تم بچ جاتے مگر سوال تو یہ ہوگا کہ تم نے کیا کیا ہے۔ چنانچہ لَهَا مَا كَسَبَتْ میں یہی بتایا ہے کہ ان کی نیکیاں تمہارے کام نہیں آئیں گی اور تمہاری بدیاں ان کے ذمہ نہیں ڈالی جائیں گی تم سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ حضرت ابراہیم۔ اسمٰعیل اور اسحاق علیہم السلام نے کیا کیا تھا بلکہ یہ پوچھا جائے گا کہ تم نے کیا کیا۔ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ کا یہ مطلب نہیں کہ تم سے پہلے لوگوں کے گناہوں کے متعلق نہیں پوچھا جائے گا۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ تم سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ انہوں نے کیا کیا نیکیاں کی تھیں۔ بلکہ تم سے صرف تمہارے ذاتی اعمال کے متعلق سوال ہوگا۔ اس لئے اپنے اسلاف کے عمل پر اپنی نجات کو منحصر نہ سمجھو۔

فرماتا ہے یہود کہتے ہیں کہ یہودی بننے میں نجات ہے اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ عیسائی بننے میں نجات ہے مگر دونوں کی بات غلط ہے اصل بات یہ ہے کہ نہ یہودی کہلانے سے کام بنے گا نہ نصرانی کہلانے سے۔ بلکہ ابراہیمی ملت کی پیروی کرنے سے نجات ہوگی۔ کیونکہ یہ پھر ویسی ہی بات ہو جاتی ہے جیسی انہوں نے کہی تھی اس لئے فرمایا کہ ہدایت حاصل کرنے کا ذریعہ یہ ہے کہ انسان ملتِ ابراہیمی کا راستہ اختیار کرے۔ یہی طریق ابراہیم کا تھا۔ جو ہر وقت خدا کے حکموں کی طرف کان لگائے رکھتا تھا۔ محض یہودی یا عیسائی کہلانے سے کچھ نہیں بن سکتا اصل بات یہ ہے کہ دنیا میں جس قدر مذاہب پائے جاتے ہیں ان سب کے پیروؤں میں اپنے تنزل کے زمانہ میں یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ شاید اسی مذہب میں شامل ہو کر نجات میسر آسکتی ہے لیکن یہ ایک غلط خیال ہے نجات کا اصل باعث فضلِ الٰہی ہوتا ہے اور فضلِ الٰہی کو جذب کرنے کا ذریعہ اطاعتِ الٰہی ہے پس جب تک کسی سچے مذہب میں شامل ہو کر اطاعتِ الٰہی ہو اس وقت تک تو اس میں نجات کا امکان ہے لیکن جب اطاعت نہ ہوتی ہو تو کوئی نجات نہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے یہاں یہود اور نصاریٰ کو جو زور دیتے ہیں کہ ہدایت پانا چاہو تو ہمارے مذہب میں داخل ہو جاؤ۔ پھر ڈانٹا ہے کہ کیا کسی مذہب کا نام لینے سے نجات حاصل ہو سکتی ہے! نجات حاصل کرنے کا طریق یہ ہے کہ ملتِ ابراہیم کی اتباع کی جائے۔ اور ابراہیم کا طریق یہ تھا کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو حکم بھی ملا۔ انہوں نے اس کو قبول کر لیا۔ یہی دینِ ابراہیم ہے اور اسی کی پیروی ہر اس قوم پر فرض ہے۔ جو ابراہیم کی بزرگی کی قائل ہے۔ حنیف کے معنے جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے ایسے شخص کے ہیں جو ضلالت سے منہ موڑ کر ہدایت اور راستی کی طرف جھکتا ہو۔ اسی طرح حنیف اس شخص کو بھی کہتے ہیں جو اسلام کا کلی طور پر والہ و شیدا ہو اور اسکی طرف اپنی تمام توجہات کو مرکوز رکھتا ہو۔ اور ابوالعالیہ نے جو ایک بہت بڑے مفسر اور تابعین میں سے ہیں حنیف کے معنے ایسے شخص کے کئے ہیں جو اوّل سے آخر تک تمام انبیاء پر ایمان لائے اور کسی ایک کا بھی انکار نہ کرے۔ پس حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حنیف قرار دیکر بتایا گیا ہے کہ آپ خدا تعالیٰ کی عبادت اور فرمانبرداری کے لحاظ سے ایک ایسے مقام پر فائز تھے کہ ضلالت کی طرف ایک معمولی میلان بھی اُن کے تصورات سے بالا تھا۔ اور خدا تعالیٰ کے احکام کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری ان کا شیوہ تھا"

(تفسیر کبیر سورہ البقرہ ص ۲۰۸-۲۰۹)

چھٹا آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ

ریلوے نے فائنل میں بازی لے جا کر چیمپئن شپ جیت لی

کالج سیکشن میں چیمپئن شپ کا اعزاز زمیندارہ کالج گجرات کے حصہ میں آیا

انعامات محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے تقسیم فرمائے

ربوہ۔ چھٹے کل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ میں جو یہاں ۱۲ مارچ سے ۱۴ مارچ تک اپنی روایتی شان کے ساتھ جاری رہا کلب سیکشن میں چیمپئن شپ کا اعزاز امسال بھی پاکستان ویسٹرن ریلوے نے حاصل کیا۔ اور ربوہ کی اے ٹیم رنرز اپ رہی۔ کالج سیکشن میں زمیندارہ کالج گجرات چیمپئن اور اسلامیہ کالج لائلپور رنرز اپ قرار پایا۔ فائنل مقابلوں کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید انجمن احمدیہ نے انعامات تقسیم فرمائے۔

امسال ٹورنامنٹ میں ربوہ کے علاوہ لاہور۔ واہ کینٹ۔ لائل پور۔ سرگودھا۔ وزیرآباد گجرات کی نامور ٹیموں نے شرکت کی۔ ان میں ملک گیر شہرت کے حامل متعدد مایہ ناز کھلاڑی بھی شامل تھے۔ جنہوں نے قوت و طاقت چستی و توانائی اور داؤ پیچ کے بل پر نہایت بلند پایہ کھیل کا شاندار مظاہرہ کر کے شائقین سے خوب داد وصول کی۔

فائنل مقابلے ۱۴ مارچ کو صبح گیارہ بجے شروع ہوئے اُس وقت تک کھیل کا میدان ربوہ کے علاوہ دور و نزدیک سے آئے ہوئے ہزاروں شائقین سے پر ہو چکا تھا پہلے کلب سیکشن کا مقابلہ ہوا۔ میچ شروع ہونے سے پہلے دونوں ٹیموں کا تعارف مہمانِ خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سے کروایا گیا۔ کلب سیکشن کے فائنل میں ملک کی دو نامور اور گزشتہ ٹورنامنٹ کی حریف ٹیمیں پاکستان ویسٹرن ریلوے اور ربوہ "اے" ایک دوسرے کے بالمقابل تھیں فریقین کے کھلاڑیوں کی طرف سے معیاری کھیل کا نہایت شاندار مظاہرے اور شائقین کے ذوق و شوق اور جوش و خروش کے لحاظ سے یہ میچ بہت ہی دلچسپ اور ولولہ انگیز ثابت ہوا۔ دونوں ٹیموں اور ان کے مانے ہوئے کھلاڑیوں نے فنی مہارت اور چابک دستی کے وہ وہ جوہر دکھائے کہ اوّل سے آخر تک کھیل میں جان پڑی رہی۔ بالآخر میدان ریلوے کے ہاتھ رہا اور اس نے ۳۹ کے مقابلہ میں ۵۴ پوائنٹس سے یہ میچ جیت کر امسال پھر چیمپئن شپ کا اعزاز حاصل کیا۔ اگرچہ ربوہ کی ٹیم بازی تو نہ لے جا سکی لیکن اس کا کھیل بھی ہر لحاظ سے معیاری تھا اس کے کھلاڑیوں نے آخر تک خوب ڈٹ کر مقابلہ کیا اور کسی مرحلہ پر بھی ہمت نہ ہاری ریلوے کے شیر اکبر۔ بشیر احمد نے معیاری کھیل کا شاندار مظاہرہ کیا ربوہ کے میاں ریاض مقصود بھٹی اور نواز ناجی کا کھیل بھی اپنی اپنی جگہ خاص شان کا حامل تھا اور بہت پسند کیا گیا۔ طرفین کے ان سب نامور کھلاڑیوں نے جی بھر کر داد وصول کی

کلب سیکشن کے فائنل کے بعد کالج سیکشن کا فائنل مقابلہ ہوا۔ یہ مقابلہ زمیندارہ کالج گجرات اور اسلامیہ کالج لائل پور کی ٹیموں کے مابین ہوا ہر چند کہ اسلامیہ کالج لائل پور نے بہت جان توڑ مقابلہ کیا لیکن پلہ زمیندارہ کالج گجرات کا ہی بھاری رہا اور اس نے ۳۴ کے مقابلہ میں ۴۳ پوائنٹ سے فائنل جیت کر چیمپئن شپ کا اعزاز حاصل کیا۔ کالج سیکشن کے اس فائنل مقابلہ کے دوران ایک وقت ایسا بھی آیا کہ اسلامیہ کالج لائل پور کی ٹیم نے سکور کے اس فرق کو نہ صرف برابر کر دیا بلکہ اپنی حریف ٹیم پر دو پوائنٹس کی برتری بھی حاصل کر لی۔ لیکن زمیندارہ کالج گجرات کے کھلاڑی جلد ہی دوبارہ سبقت لے گئے۔ غرض کالج سیکشن کا یہ فائنل مقابلہ بہت ولولہ انگیز اور دلچسپ ثابت ہوا۔

فائنل مقابلوں کے اختتام پر تقسیم انعامات کی تقریب کا انعقاد عمل میں آیا جس کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو مکرم مشہود الحق صاحب نے کی۔ بعدہٗ محترم پروفیسر عبدالرشید صاحب غنی ایم ایس سی صدر ٹورنامنٹ کمیٹی نے جملہ کھلاڑیوں اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور پھر مہمان خصوصی سے انعامات تقسیم کرنے کی درخواست کی۔ جس پر مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے کامیاب ٹیموں اور کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے اور دعا کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا چھٹا آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(عرفان احمد خان۔ ناظم اشاعت ٹورنامنٹ کمیٹی)

خریداران الفضل کیلئے ضروری اطلاع

مورخہ ۱۵/۳/۷۱ کے بعد اگر کسی خریدار کو الفضل کا پرچہ نہ ملے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آپ کے ایجنٹ صاحب نے الفضل کا بل ادا نہیں کیا نہ لہٰذا یا رقم ادا کی ہے اور نہ ادائیگی سے متعلق کوئی تسلی بخش جواب ہی دیا ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)